جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، پروین نے پونے دو سو کے قریب نظمیں وقطعات لکھے ہیں۔ ان میں سے اس کی مشاہیر نظموں اور قطعات کے عنوانات یہ ہیں :-

سفر اشک، لطف حق، کعبۂ دل، گوہر اشک، روح آزاد، دیدۂ دل، دریائے نور، گوہر وسنگ، حدیث مہر، ذرہ، جولائے خدا اور نغمۂ صبح۔

ناقدین کی رائے ہے کہ اگر پروین کی صرف ایک نظم "سفر اشک" موجود ہوتی اور اس کے علاوہ اس کا سب کلام ضائع ہو چکا ہوتا یا اس کے علاوہ اس نے کوئی نظم نہ لکھی ہوتی تب بھی وہ فارسی شاعری میں ایک بلند اور ارجمند مقام پر فائز ہوتی۔

اور بقول ملک الشعراء بہار، پروین نے جتنا کلام اور جس ہمواری فصاحت اور روانی اور دوسرے خصوصیات وکیفیات سے متصف اس مختصر سی عمر میں فارسی شاعری کے ذخیرے میں اضافہ کیا ہے وہ فارغ البال مردوں کو بھی میسر نہیں، ایک معروف عورت سے اس کی کیا توقع کی جاسکتی تھی۔ سچی بات یہ ہے کہ ایران کے اندر اب تک کوئی دوسری ایسی عورت پیدا نہیں ہوئی جس کے اندر شاعری کی یہ لیاقت اور ذوق پایا گیا ہو، اور جس نے اپنے دوسرے تعلیمی اور گھریلو مشاغل کے باوجود ایسی نادر قسم کی نظمیں فارسی زبان میں لکھی ہوں۔

مراجع

۱:- دیباچۂ دیوان پروین از ملک الشعراء محمد تقی بہار خراسانی ۱۳۱۴ شمسی تہران :-

(بقیہ صفحہ پر)

دوسری قسط

اقبال کی شاعری میں عورت کا مقام

کمال جعفری

اقبال کی نظر میں عورت کا مقام ایک واضح نصب العین رکھتا ہے جو نہ بہت قدیم طرز معاشرت کا قائل ہے۔ اور نہ فیشن آمیز جدید آوارگی کا۔ اقبال کا نقطۂ نظر عورتوں کے مقام کے تعین میں درمیانی راہ کا حامی ہے۔ اقبال عورتوں کو چہار دیواری میں مقید رکھنے کے بھی خلاف ہیں۔ انہوں نے اس ضمن میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو محض جاہل و ناکارہ بنا کر ان کی زندگی تباہ نہ کی جائے۔ وہ جدید علوم کے قائل ہیں لیکن تعلیمی بے راہ روی پر نالاں ہیں، علوم تازہ کو اقبال نے کبھی غلط نہیں سمجھا۔ ؎

علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں

اقبال نے عورتوں کے حقوق کی پامالی پر اپنے غم کا اظہار بڑے تیکھے لہجے میں کیا ہے اور انہیں اس کا دکھ ہے کہ موجودہ سماج نے عورتوں کے جائز حقوق تسلیم کرنے سے گریز کیا ہے۔ ؎

میں بھی مظلومیٔ نسواں سے ہوں غمناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کشود

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اقبال کا پیغام قرآن پاک کی روشنی میں عورتوں کے لیے سراپا مبنی بر حقیقت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "عورت مرد کا لباس ہے اور مرد عورت کا"۔ اگر اس زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو اقبال کا پیغام عورت کے لیے وہی ہے جو خود خدا نے اپنی مقدس کتاب قرآن کے ذریعہ عورتوں کے لئے وضع کیا ہے۔